UNIVERSAL LIBRARY
OU_232671
UNIVERSAL LIBRARY

بعون اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ

رسالہ متبرکہ قراءت المسمیٰ بہ

مختصر التجوید

سنہ ۱۲۶۹

تصنیف جناب قاری قادر بخش صاحب سلمہ

در مطبع صدیقی باہتمام شیخ شمس الدین طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر بی نہایت اور تعریف بیشمار خاص اوس خدا پاک
کے تئین کہ قرآن مجید و فرقان حمید اوپر ہمارے
بھیجا اور بیحد شکر اوس نعمت دینے والے کے تئین کہ نعمت
ایمان کی اور پہچان کی ہمارے تئین دی پاک ہین نام
اوسکی اور پاک ہین بزرگیان اوسکی ❊ اور سو ہزار
درود اور بخشش پاک اوپر اوس ذات پاک کی
کہ جو جینا ہوا ساری پیدایش کا اور خلاصہ تمام مخلوقات
کا ہی وہ سردار کہ نام مبارک اوسکا سرنامہ کتاب پیدایش
کا اور سر دفتر رسالہ مخلوقات کا ہی اوپر اوسکی درود

اور

ودر تحفہ بیشمار جو افضل اور کامل ہون او تعین سے
اوپر آل اور اصحابون اوسکی اور مریدون اوسکی
کے کہ پیشوا راہ دین کے اور رہنما بارگاہ یقین کے رض
رضامندی صمد کی اوپر اونکی سب پر اوتین اور پیچھے اسکے
معلوم کیا چاہئے کہ اوپر صاحبون تحقیق کے اور صاحبون
عقل اور توفیق کے کہ جاننا علم تجوید اور قرات کا
بہترین مطلوبونکا اور بزرگترین مقصدونکا ہی اسواسطے
کہ نماز بغیر اوسکی درست نہین ہوتی اور سرا تمام بندگی
کا نماز ہی درست نہین ہووے تو سب عبادت اکارت
ہی اسواسطے اگلی بزرگون نے واسطے درست کرنے
نماز کی اور تصحیح پڑہنے قرآن کی بہت سی مشقتین اور محنتین
کرکے مطالعہ کتابون کی سے اور خدمت کاملون کی سے
اس علم تجوید کو تحصیل کیا اور تسہیل کی واسطے بطور آسانی
قواعد تجوید قرات کی تجویز کرکی چہوڑ گئی کہ اونکو تخفیف مشقت
ہوئی اسپر بہی یہان ہندوستان عوام لوگ اس علم کی طرف

بسبب ضعف ہمت کی التفات نہین کرتی چنانچہ اس سبب سے رواج
تجوید کا بہت کم ہوگیا ہی اور یہہ ناچیز بندہ پروردگار قادر بخش
پانی پتی بدترین اون عوام مونکا ہی جنکو ضعیف ہمت بیان کیا ہی اور
اس گنہکار نی وقت خوردسالگی کی قرآن مجید پڑہا تہا اوستاد قاری
مصلح الدین صاحب پانی پتی سی روشن کری اللہ تعالی نور معرفت سی انکا
اونکی اور بلند کری درجہ اونکی اور قائم رکہی اولاد اونکی کو آمین اور
انہون نے بسبب خدمت کا مل کے اور دیکہنی کتابونکی علم تجوید مین اسقدر
کمال حاصل کیا تہا گویا ذات مجامع الصفات اونکی خود علم تجوید بن گئی تہی اور یہہ ناچیز
بندہ جو اونکی صاحب کمال کی تکمیل بیان کرے تو ایک دفتر رسالہ تیار ہووے بلکہ حقیقت تو یون
ہی کہ اس فقیر کی حوصلہ باہر ہی کہ کتابت مین لاوے یا زبان سے بیان کرے چنانچہ اکثر اوقات
زبان فیض بیان سے فرمایا کرتی تہی کہ ستر برس شبانہ روز خدمت قرآن
مجید کی مین حاضر رہا ہون مین تو اسقدر مایہ حاصل کیا ہی اور
وقت تعلیم کلام اللہ کی ہر شاگرد اپنی سی بلکہ ہر قرآن خوان سے اکثر یہی ارشاد
فرمایا کرتی ورتل القرآن ترتیلا کہ فرمایا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ
نے کہ معنی ترتیل کی یہہ ہین کہ تجوید حروف کی اور پہچاننا

پہچانتا تہے چنانچہ وقت نزع کی بہی یہی حالت پیش آئے
فرزند ارجمند نامی اپنے سے یعنی قاری عبید اللہ سلمہ اللہ تعالی سے
ارشاد فرمایا کہ کسی جگہ سے قرآن پڑہو چنانچہ انہون نے موافق
ارشاد عالی اوس ذات برگزیدہ صفات کی سورۃ الملک اور ایک
اور دو صورت اور بہی پڑہی اون سورتوں کی تئین بکمال حضوری دل
سنا اور نہایت لذت یاب ہو کے فرمایا ورتل القران ترتیلا
اور بعد اسکی وقت انتقال روح مبارک اونکی کا نزدیک تہا
کہ ستر برس محنت اپنی زندگی ورتی بلکہ خصوص اسم کی واسطے
کی تہی سو اللہ تعالی نے اسوقت اپنی فضل اور کرم سے
اوسکا ثمرہ عطا فرمایا یعنی کلام اللہ بصورت زیبا ہمراہ میری موجود
ہی اور یہہ آیت پڑہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَ
اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بعد اسکی کلمہ شہادت زبان مبارک
پر جاری ہوا اور مرغ روح مبارک اونکی اپنے قفس عنصری سے
جانب علیین کے پرواز فرمائی لیکن اس گنہگار نی اونسی اس علم تجوید کی تئین
بطور تحصیل نہین پڑہا بلکہ زبانی بعضے بعضے قواعد تجوید کی تئین

لازم تھی اونہوں نے ارشاد فرمایا تھی میرا اس جگہہ وہ بھی تمام و
کمال اس فقیر کی نہیں لکھی بلکہ بپاس خاطر ایک دوست کے
کہ وہ اہل اس بات کی تھی اور بندہ سے محبت قلبی رکھتی تھی و
قواعد کہ تجوید کی تئین بہت ضرور تھی اور عوام کی تئین اونکا سمجھنا
آسان ہووے بطور اختصار لکھی جاتی ہین سواے یہہ ناچیز بندہ
اخلاق کریمہ بزرگونکی سے یہہ امید رکھی ہی کہ جو صاحب علم
اسکو ملاحظہ فرماوین اور نظر مین اونکی کسی جگہہ عبارت بیجا یا بے ربط
معلوم ہو تو بی تامل اوسکی تئین اصلاح فرماوین یہہ ناچیز اسی
سعادت اور فخر سمجھیگا سو الحمد للہ کہ سنہ بارہ سو بیالیس ۱۲۴۲ مین
یہہ رسالہ اس فقیر کے ہاتھہ سے لکھا گیا اور اسکا نام مختصر التجوید
مقرر ہوا اور اسکی دس باب مقرر کئے ہین پہلا باب بیچ بیان
اعوذ اور بسم اللہ کی باب دوسرا بیچ بیان مخرجون حرفون
کے باب تیسرا بیچ بیان صفتون حرفون کے باب
چوتھا بیچ بیان نون ساکن اور تنوین کے باب
پانچوان بیچ بیان ادغام کی باب چھٹا بیچ بیان مد اور

قبر کی باب ساتوان بیچ بیان ہای کنایہ کی باب
اٹھوان بیچ بیان پر اور باریک کی باب نوان بیچ
وقف کی اوپر آخر کلمہ کے باب دسوان بیچ بیان نامون
قراء سبعہ کے اور راویون انکی اور رمزون انکی کی اور خاتمہ کتاب کے

باب پہلا

بیچ بیان اعوذ اور بسم اللہ کی اب جاننا چاہی کہ قاریون نی بیچ
اعوذ کی اختلاف کیا ہی کہ مسطور ہی پڑہنا چاہی بعضون نے لکھا ہی کہ
استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم یا نستعیذ باللہ من الشیطان
الرجیم چاہی کہا اور یہہ دونو قراءت امام حمزہ رحمتہ علیہ کی ہی
اور بعضون کہا ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ
ھو السمیع العلیم یہہ قراءت امام کثیر رحمتہ اللہ علیہ کی ہے
اور بعضون نے لکھا ہی اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان
الرجیم یہہ قراءۃ مکہ والونکی اور مدینہ اور شام عراق کی ہے
اور بعضون نے کہا ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان

ان اللہ غفور الرحیم اور بعضون سے کہا ہی اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم انہ ھو السمیع العلیم یہہ قراءۃ امام
حسن بصری کی ہی اور امام کسائی رحمۃ اللہ علیہما کی اور سواے
انکی سیکے ہی لیکن قول مختار اور اصح وہ ہی کہ کہین اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم اسواسطی کہ بیچ حدیثون صحیح کے
اسیطرح آیا ہی اور اعوذ جزو قران کی سے نہین اسی سبب
بعضون سے قراءین آہستہ پڑھا ہی لیکن صحیح وہ ہی کہ جو قراءۃ
بلند پڑھے ہی تو اعوذ بہی بلند پڑھے اور جبہ قراءۃ آہستہ پڑھا
تو اعوذ بہی آہستہ پڑھے اور یہہ سواے نماز کی ہی اور اندر نماز
کے سب آہستہ پڑھتی ہین اور پڑھنا اعوذ کا آگے تلاوۃ
قران کی ہے چاہئے اسواسطی کہ قران مجید مین حکم اسیطرح
واقع ہوا ہی قولہ تعالی فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور خلاف کیا ہی بیچ اسکی کہ اعوذ
واجب ہی یا مستحب ہی بعضون نے کہا ہی کہ واجب ہی اور اکثر
علما سے کہتے ہین کہ مستحب ہی اور بیچ بسم اللہ کی اسیطرح

اختلاف ہی بعضی سے کہتے ہین کہ امام مالک نے اور امام ابو حنیفہ نے
قران سی نہین کہا ہی کہ جزو قران کا نہین ہی اور نزدیک اکثر
علما کی قران سی ہی اور ایت قران ہی اور اگر ابو حنیفہ نی جزو قران
کا کہا ہی تو اسطرح کہا ہی کہ جزو قران کا ہی واسطی برکت کی
نہ جزو ہر سورت کا اور قول صحیح یہی ہی اور امام شافعی اوسکو
جزو ہر سورت کا کہتی ہین سو اسطی بسم اللہ کو نماز مین آہستہ پڑہتے
ہین اور جاننا چاہیی کہ قاریون نی اتفاق کیا ہی کہ جو شروع
قراۃ کا سورۃ سی کری بسم اللہ کہی مگر سورۃ براۃ پر نکہی اسواسطے
کہ بیچ حدیث کی ہی ابی ابن کعب سی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نی اول ہر سورۃ سے بسم اللہ فرماتے تہے
مگر اول سورۃ توبہ سے نہ فرمائی تہے اسواسطی کہ بسم اللہ
واسطی امان کے ہی اور سورۃ توبہ مین امان نہین اسواسطی کہ سورۃ
براۃ مین فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
وَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً اور سوای اسکی دلالت
کرتے ہین اوپر نہونی امان کے اور اوپر مہرسری آیتہ کی

قاری اختیار رکھتا ہی چاہی کہی چاہی نہ کہے مگر سورہ
برات اگر بیچ مین سے شروع کری بسم اللہ کہی یا نہ کہے
اسمین بہے قاریون نے اختلاف کیا ہی لیکن قول صحیح
یہی ہی کہ نہ کہی لیکن قراءۃ امام عاصم رحمۃ اللہ کی کہ اسناد ابوبکر
اور حفص کی ہین وہ ہی کہ بسم اللہ کہی اور اوپر تین طرحکی جایز رکہا ہے
طرح پہلی یہہ ہی کہ سورۃ گذری ہوئی سے بی اور اگلی سورت
سی بہی وصل کری اور دوسری طرح یہہ ہی کہ دونون سورتون
سے منفصل کری تیسری صورت یہہ ہی کہ وقف اوپر آخر سورت
گذری ہوئی کے اور وصل بسم اللہ کا سورۃ آنی والی سے
کری اور بعضون نے اسطرحکی تئین صحیح کیا ہی اور عکس اس صورت
آخر کا بہت منع ہی اسواسطی کہ بسم اللہ واسطی اول سورۃ کے
نہ واسطے آخر سورت کی ہے اور ممنوع عکس اس سورت آخر
کا درمیان قران کے ہی اور ابتدای قران کی چارون صورتین
درست ہین چنانچہ ابتدای قران کی چار صورت پڑہا جاتا ہے
اول وصل کل دوسرے قطع کل تیسری وصل اول قطع ثانی سے

ثانی چوتھی قطع اول وصل ثانی سو ان چاروں صورتوں کا بیان ہوتا ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد رب العالمین اسکی تئین وصل کل کہتے ہین اور دوسری طرح یہہ ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین ۝ اسکی تئین قطع کل کہتے ہین اور تیسری طرح یہہ ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین اسکی تئین وصل اول اور قطع ثانی کہتے ہین اور چوتھی یہہ ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین ۝ اسکی تئین قطع اول وصل ثانی کہتے ہین اب اس جگہہ ایک اور بات معلوم کیا چاہیے کہ قاری بیچ پڑھنی بسم اللہ کی اختیار رکھی ہے چاہی بسم اللہ سورہ انفال سی وصل کری مگر وصل چاہی فصل کری بسم اللہ بلکہ گیارہ صورتوں سیسے اولی ہی اور نو سورتوں سیسے فصل اولی ہی چنانچہ ایک استاد اس فن کی نے ان سب سورتوں کے تئین بیچ نظم کی بیان کیا ہی کہ جو شخص چاہی معلوم کرلے

+ یازده صورة است در قران + که در وصل ابلی
است اولی + فاتحه وقارعه وقمر رحمن + کہف و
انعام وانبیا وسبا + سورة الحاقه علق فاطر +
ورنه دیگر است قطع سزا + بلبه ما قتال والهکم + عبس
و تبت وود و یل و ہ و لا + والله اعلم

باب دوسرا

بیچ بیان مخرجون حرفون کی اب جانا چاہیئے کہ حروف گنتی کے سب انتیس ہین اور لا گنتی مین نہین ہی اسواسطی کہ لام اور الف سی مرکب ہی اور مراد حروف مفردات سی ہی اور ہمزہ ان حرفونمین داخل ہی اور فرق ہمزہ اور الف مین یہہ ہی کہ ہمزہ متحرک ہوتی ہے اور ساکن بہی ہوتی ہی اور اپنی صفات پر قایم رہتی ہے اور الف ہر وقت ساکن ہوتا ہے اور متحرک کبہی نہین ہوتا

ہونا اور صفات مین ماقبل کے تابع رہتا ہی کس واسطی کہ جب
تین دوسرا حرف نہ ملائی نہین پڑہا جاتا اب جاننا چاہیے
مخرجون کی خلاف ہی بعضی کہتے ہین کہ ہر ایک حرف کا جدا مخرج
ہی اور بعضی کہتے ہین کہ مخارج تمام حرفون کے تین ہین حلق
اور دہن اور لب اور بہت یون کہتے ہین کہ سولہ مخرج ہین ایک
مخرج سی ایک حرف اور کسی سے دو اور کسی سے تین حرف
نکلتی ہین اب جاننا چاہئی کہ حلق کی تین مخرج ہین اول اور درمیان اور
آخر اول حلق کہ طرف سینہ کی مخرج دو حرفون کا ہی ہمزہ اور ھ
اور الف کی تئین ہوا منہہ کی سی کہتے ہین اور بعضی قاری الف کو بہی
ھ اور ہمزہ کی مخرج سی کہتے ہین اور صحیح تر یہہ ہی کہ الف کا
مخرج ہوائی ہی اسواسطی کہ الف حروف مدہ مین شامل ہی اور
حروف مدہ کا مخرج بلا اتفاق ہوائی ہی اور درمیان حلق کی سے
دو حرف باہر آتی ہین ح اور ع اور آخر حلق کی سی طرف منہہ کی
دو حرف ہین خ اور غ اور منہہ کی تئین دس مخرج ہین اور
اٹھارہ حرف ہین اول مخرج ق کا ہی آخر زبان کے سے

اور آخر تالو کی سیے طرف حلق کی بہات اندر کی طرف سیے
دوسری کہ ہی آخر زبان ورتالو کی سیے طرف منہہ کی بہات
کی باہر کیطرف سی تیسرا مخرج اور ش اوری غیرہ کا ہی
درمیان زبان ورتالو کا چوتہا مخرج ض کا ہی کناری زبان کے
اور بیچ طواحین کی سیے دونو طرف سی جسطرف سی چاہی کہے
لیکن بائین طرف سی اسان نکلتا ہی اور مشہور ہی کہ حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہمیشہ دونو طرف سی خوب ادا کرتی تہی
اور دقت کہتی ض سیے کے مقابل اوسکی اگر پیشانی مین چین پڑی
تو عیب نہین اور مخرج ل کا پانچوان ہی کناری زبان سیکے
اور بیچ ضاحک اور ناب کے سی اور مخرج چہٹا ن کا ہی کناری
زبان کی اور بیچ ناب اور رباعیہ کیسی اور مخرج ساتوان ر کا ہی
کناری زبان کی طرف نیچی کی سیے اور بیچ رباعیہ اور ثنایا علیا
کی سیے اور بعضی قاریون سینے ل اور ن اور ر ان تینون کی
ایک ہی مخرج کہا ہی کچہہ فرق نہین کیا واللہ اعلم اور مخرج
اٹہوان ت اور د اور ط کا ہی سری زبان کی سینے

اور بیچ ثنایا علیا کی سے اور مخرج زبان ث اور ذ اور ظ کا ہی
سری زبان کی سے اور سری ثنایا علیا کی سی اور مخرج
دسوان س اور ز اور ص کا ہی تیزی سر زبان سے
اور سری ثنایا سفلی کی سے اور ہونٹون کی دو مخرج ہین
اور چار حرف ہین اول مخرج ف کا ہی شکم نیچی ہونٹ کا اور
سر اثنایا علیا کا دوسرا مخرج و اور ب اور م کا
ہی درمیان دونو ہونٹون سے کے سی لیکن وجوب دونو ہونٹون کی سے
اور ب تری ہونٹونکی سے اور م خشکی ہونٹون کی سے اور دماغ
کا ایک مخرج ہی اور دو حرف ہین ن اور م بشرط سکون اور اخفا
اگر متحرک اور مظہر ہووین مخارج اصلی اپنی سے نکلتی ہین ۱۱

باب تیسرا

بیچ بیان صفت حرفون سے کے ہی اب جاننا چاہیئے کہ ہر ایک
صفت دوسری صفت کی ضد ہی پس اس سے معلوم
کرلی کہ جو صفت جس حرف کی ہووے ضد اوسکی اوسمین

بتائی جائیگی اور ہر حرف کی پانچ صفات ہین سب ملکی چھہی ہین اور
اُسکی سات ہی ہین چنانچہ حروف مہموسہ دس ہین فحثه
شخص سکت عمس یعنی لغت کی آواز سست اور ناتوان کہتین
کہتے ہین یعنی ان حرفون کی کہتے وقت دم جاری ہونی سے
بند نہین ہوتا اسی صفت کی سبب سے اس صفت کا نام مہموسہ رکہا
ہی اور مہموسہ کے ضد مجہورہ ہی اور مجہورہ اوسکی تئین کہتی ہین
زور اور قوت اور بستگی سے اپنی مخرج سی نکلین پس وسی
آٹھارہ حروف باقی رہی وہ سب مجہورہ ہین اور حروف شدیدہ
آٹھ ہین اجد قط بکت شدیدہ اوسکی تئین کہتی ہین کہ اپنی مخرج
سے نکلتی ہوئی کمال زور سختی سے نکلی اور ضد اوسکی رخوہ ہی اور
رخوہ کمال نرم کی تئین سے کہتے ہین اور وسے پندرہ حرف ہین اور پانچ
حرف ہین کہ اونکی تئین بین بین کہتے ہین یعنی درمیان سختی اور
نرمی کی ر ع ل ٠ ن اور حروف مدہ تین ہین ا و ی انکی
تئین مدہ اسواسطی کہتی ہین کہ مدہ سوای ان تین حرفون سے
اور کسی مین نہین ہوتا اور ضد اونکی مقصورہ ہی پس

پس باقی تمام حرفون کی انکی سوای ان تینون حرفون کے مقصوره
کہتے ہین اور حروف مستعلیه سات ہین خص ضغط قظ
اور مستعلیه اسواسطی کہتے ہین که بوقت کہنی ان حرفون سے
زبان بلندی کیطرف میل کرتی ہی اور ضد اوسکی مستفله ہی
یعنی بطرف پستی کی زبان میل کرتی ہی اور حروف منطبقه چار ہین
ص ض ط ظ اور منطبقه اس سبب سے کہتی ہین که وقت کہنی ان
حرفون سے زبان تالو کی تئین ڈہانک لیتی ہی سرپوش کیطرح اور
ضد اسکی منفتحه ہی سوای ان چار حرفون کی تمام حروف منفتحه ہین
اور قلقله پانچ ہین قطب جد اور مشہور ترین ان پانچون حرفون
مین ق ہی خصوصا جس وقت که ساکن ہووی اور قلقله اسواسطے
کہتے ہین که وقت اداے انکی سے جنبش ہوتی ہی اور ضد اوسکی ساکنه
ہی اور سوای ان صفات کی اور بہی صفتین ہین که وه بعض بعض
حرفون اوسکی خاص ہین جیسا که تین حرفون سے صفت
صفیر سنے اور وہی ز س اور ص اور صفیر
اوسکی تئین کہتے ہین که ایک اواز مثل کنجشک کے درمیان

دانتون انگلون سے پیدا ہوتی ہی اور تفشی ایک حرف کے
صفت ہی اور وہ ش ہی اور تفشی اوسکو کہتے ہین کہ وقت
ادای اس حرف کی آواز ساری منھہ مین پریشان ہوتی ہی اور انحراف
دو حرفون کی صفت ہی اور وسے ر اور ل ہین اور منحرف
ز سو اسطی سے کہتے ہین کہ بوقت کہنی ان حرفون سے زبان منحرف
ہوتی ہی ل اوپر مخرج نون سے کے اور ر اوپر مخرج ل
سے کے اور ایک صفت تکرار ہی اور وہ صفت ر کی ہی اگر
کہتے ہوی احتیاط نکری تو مشدد ہو جاوی پس چاہئی
اسطرح سی پڑہی کہ ر مکرر نہو جاوی اور ایک صفت
مستطیل ہی اور وہ ض کی ہی اور مستطیل اسو اسطی
کہتے ہین کہ وقت ادا کرنی ض کی زبان درازی کرتی ہی مخرج
لام تین اور الف کو صفتون اسو اسطی شمار نہین کیا ہی کہ الف
نبیرہ دوسرے حرف کی پڑہا نہین جاتا بس ہمیشہ ہر وقت
کی تابع ما قبل اپنے کے ہوتا ہی جو وہ پر ہوگا تو یہہ بھی پر ہوگا اور جو
وہ باریک ہوگا تو یہہ بھی باریک ہوگا اسو اسطے اوسکو صفات مین اعتبار

نہین کیا اور بعضی صفتین بہ نسبت مخارج کی مشہور ہین جیسا کہ
چہہ حروف سہتی ہین اور بہ نسبت لہات کی ق اور ک کی تئین
لہوی سکہتے ہین اور ق کی تئین غلصمی بہی سکہتے ہین اور ک
کی تئین عکدی کہتی ہین اسواسطی کہ لہات کی اندر کی جانب غلصمہ
اور باہر کی جانب کو عکدہ سکہتے ہین اور جیم اور ش ی غیر مدکی
تئین شجری سکہتے ہین اور شجری اس سبب سی کہتی ہین کہ جو
کام اور زبان کی تئین آپس سے کہو لیئے اوسکا نام شجری ہی
اور ض کی دو صفتین ہین ضرسی اور حافی اضراس تمام ڈاڑہون
کی تئین اور حافہ کنارہ زبان کی تئین سکہتے ہین اور ض انہین
دو نو سے نکلتا ہی اس سبب سے ض کی تئین ضرسی اور حافی
سکہتے ہین اور لام اور نون اور ر کی دو صفتین ہین لثوی
اور ذلقی لثہ اوس جگہہ کی تئین سکہتے ہین کہ جس جگہہ سے
دانت نکلتی ہین اور ذلق نوک زبان کو کہتی ہین اور ت اور
د اور ط کی صفتین نطعی اور ذلقی ہین نطع سکن تالو
کے تئین سکہتے ہین متصل بیخ ثنایا علیا سے کے اور

ث اور ذ اور ظ کی صفت زلقی ہی اور ز اور س اور ص کی صفت اسلی ہی اور اسلہ باریک زبان کو کہتے ہین اور شفوی چار حرف ہین ف اور واو اور میم اور ب اور سوای ان صفتون سے اور بی صفات ہین لیکن مشہور کم ہین اور اسس گنہگار کو بی منظور یہہ ہی کہ ویسے صفات اس جگہہ سے لکہے کہ ہر ایک کی سب بے تکلف فہم مین آ جاوین اسواسطے وہ سب لکہتے ہین نہ آئین اور بس ٭ ٭

باب چوتہا

بیچ احکام نون اور تنوین سے کے اب جاننا چاہئی کہ جو حروف پیچہی نون ساکن اور تنوین سے کے آتی ہین سب اٹہائیس ہین اور الف انمین داخل نہین اسواسطی کہ الف ہر وقت ساکن ہوتا ہی اب جاننا چاہئے کہ ادغام چہہ حرفوں مین ہوتا ہی اور وی یہہ ہین ی ر م ل و ن کہ انکی تین حرف یرملون سے کہتے ہین کہ جو پیچہے نون ساکن سے کے یا تنوین ان حرفون مین

ان حرفوں مین سی کوئی سا اگر بعد حرف آوی ساری قاری ادغام
کرتے ہین اور یہہ ادغام اوپر دو قسم کی ہی قسم اول ادغام
باغنہ ہوتا ہی م ن و ی اور غنہ اوس آواز کی تئین کہتے ہین
کہ دماغ سی باہر آتی ہی مثل م کی یہہ ہی مِن مَّثلٍ اور عذابٌ
مُقیمٌ اور ن کی مثال یہہ ہی مِن نُّورٍ اور یومئذٍ نّاعمۃٌ
اور مثال و کی یہہ ہی مِن وَّلیٍّ اور رحمۃً وَّاسعۃً اور
مثال ی کی یہہ ہی مَن یَّقولُ اور عظیمٌ یَّومَ اور قسم
دوسری بی غنہ کی ہی اور وہ دو حرفوں مین ہی ساتھ مثل ر
کی مِن رَّبِّکم اور غفورٌ رَّحیمٌ اور مثال ل کی یہہ ہی
مِن لَّدُن اور ھُمزۃٍ لُّمزۃٍ اور جاننا چاہئی کہ ادغام اوسوقت
ہوتا ہی کہ نون ساکن ایک کلمہ مین ہووی اور یہہ حروف دوسری
کلمہ مین ہووین تو ادغام نہین کرتے بلکہ اظہار کرتی ہین مثال
اونکی جو ایک کلمہ مین حرف یرملون اور ن ساکن باہم
ہووین یہہ ہین الدُّنیا اور بُنیانٌ اور قِنوانٌ اور صِنوانٌ
اور ساری قرآن مین سوای ان چار مثالونکے نہین آیا ہی اور س

سبب نکرنی ادغام کا وہ ہی کہ ادغام واسطی ہلکا کرنیکی ہے
اور جو ایک کلمہ مین ادغام کرین تو ثقیل ہوتا ہی اور دوسری
یہہ کہ ایک لغت دوسری لغت سی ملتبس ہوتا ہی اَلدُّنْیَا
بُنْیَانٌ قِنْوَانٌ صِنْوَانٌ وعلیٰ ہذا القیاس اور اظہار بیچ چھہ
حرفون حلقی کی ہی اور وی ء ھ ح ع خ غ جو کبھی نون
ساکن یا تنوین کی ایک ان حرفوین سے کوئی سا حرف آوی
تمام قاری اظہار کرتی ہین خواہ ایک کلمہ مین ہووی خواہ دو کلمون مین
ہووی اور مراد اظہار سی وہ ہی کہ نون ساکن ہو یا تنوین ہو
اپنی حالت اصلی پر رہی اور کچھہ تغیر نہ آوی مثال ء
کی بیچ ایک کلمہ کے یَنْأَوْنَ مثال دو کلمون کے اِنْ
اَمْسَکَ مثال تنوین کی ذَاہِبٌ اِلٰی رَبِّیْ مثال ھ
کی بیچ ایک کلمہ کی یَنْھَوْنَ مثال دو کلمون کی وَمَنْ
ھَاجَرَ مثال تنوین کی وَکَلِمَةٌ ھُوَ مثال ع کی ایک کلمہ مین
اَنْعَمْتَ مثال دو کلمون کے مِنْ عِلْمٍ مثال تنوین کے
وَیَذْبَحُ عَظِیْمٍ مثال ح کی ایک کلمہ مین وَیَنْحِتُوْنَ مثال

دو کلمون کی مِنْ حَيْثُ مثال تنوین کی وَبِغُلَامٍ حَلِيمٍ مثال
غ کی بیچ ایک کلمہ کی فَسَيُنْغِضُونَ مثال دو کلمون کے
وَمِنْ غَيْرِكُمْ مثال تنوین کی قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ مثال خ کی ایک
کلمہ مین وَالْمُنْخَنِقَةُ مثال دو کلمونمین وَمِنْ خَلَاقٍ مثال
تنوین کی وِزْرًا خَالِدِينَ اور بیچ ایک حرف کی قلب ہوتا ہے
اور وہ ب ہی یعنی جو پیچھے نون ساکن کے یا تنوین کے
حرف ب آوے اوس نون ساکن اور تنوین کی تئین میم سے
بدل کرتے ہین تمام قاری خواہ ایک کلمہ مین ہووے خواہ
دو کلمونمین ہووے مثال ایک کلمہ کی اَنْۢبِئْهُمْ مثال دو
کلمون کے مِنْۢ بَعْدِ مثال تنوین کے سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ
اور بیچ پندرہ حرفون باقی کے اخفا ہی اور وے یہہ ہین

ت ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق
ک یعنی تمام قاری نون ساکن اور تنوین کے تئین
اخفا یا غنہ کرتی ہین جو ایک ان پندرہ حرفونمین سے کوئی
سا حرف آوے پیچھے نون ساکن کی یا تنوین کی خواہ ایک

کلمہ میں ہووی خواہ دو کلمہ میں ہووی اور معنی اخفا کی وہ ہیں کہ نون ساکن اور تنوین کو ایسی طور سی ادا کری کہ نہ اظہار ہووی اور نہ ادغام ہووی بلکہ ایک حالت ہووی درمیان ان دو نون کی مثال ت کی ظَنَنْتُمْ فَاِنْ تَابَ وَ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ مثال ث کی اُنْثٰی وَمِنْ نَقَلْتِ وَ ظُلُمٰتٌ ثُلٰثٌ مثال ج کی اَنْجٰىکُمْ وَاِنْ جَنَحُوْا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ اور مثال د کی جُنْدٌ مَّا هُنَا وَمَنْ دَخَلَهٗ وَعَمَلًا دُوْنَ مثال ذ کی لِتُنْذِرَ وَمِنْ خِزْیِ الَّذِیْ وَظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثٍ مثال ز کی تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ وَمِنْ زَکٰوۃٍ وَغُلٰمًا زَکِیًّا مثال س کی یَنْسِلُوْنَ وَمِنْ سُلٰلَةٍ وَرَجُلًا سَلَمًا مثال ش کی یَنْشُرُوْنَ فَمَنْ شَهِدَ وَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ مثال ص کی یَنْصُرُوْنَ وَلَمَنْ صَبَرَ وَعَمَلًا صَالِحًا مثال ض کی مَنْضُوْدٍ وَمِنْ ضُعْفٍ وَذُرِّیَّةٌ ضُعَفَاءُ مثال ط کی مَنْطِقَ الطَّیْرِ فَاِنْ طِبْنَ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا مثال ظ کی فَانْظُرْ کَیْفَ وَمَنْ ظَلَمَ وَبِرَاءٍ ظَاهِرًا مثال ق

ف کی انفسکم فان فاؤ اذا مقصورات فی الخیام

مثال ق کی ینقلب الیک ومن قال وعلیم قدیر مثال

ک کی ضنکا وخشرة وان کان ورسول کریم اور کبھی

یون ہوتا ہی کہ تنوین کتئین حرکت کسرہ کی دیتی ہین واسطی

جمع ہونی دو ساکن کی مثال اونکی یہہ ہی نوحٌ ن ابنہ والیما

ن الذی وبغلام ن اسمہ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

باب پانچوان

بیچ بیان ادغام کی اب جاننا چاہیی کہ ادغام کہان ہوتا ہی
اور کس سبب ہوتا ہی ادغام وہان ہوتا ہی کہ دو حرف جمع ہووین
کہ آپسمین کچھہ نسبت رکھتی ہون اور اول اونکا ساکن ہووے
اور دوسرا متحرک اول کی تئین دوسری مین ادغام
کرتی ہین اور نسبت تین طرح کی ہی خواہ بسبب ایک ذاتی
کی خواہ بسبب ایک مخرج کی خواہ بسبب قرب مخرج کی
ہووی اوس جگہہ ادغام ہوتا ہی لیکن اسمین بعضی جگہہ تمام

نی ادغام کیا ہی ق کی تئیں بیچ ک کی اور بیچ باقی رہنے
صفت استعلا کی خلاف کیا ہی اور صحیح نزدیک ہی کہ صفت
استعلا باقی نرہی اور بعضون نی اظہار کیا ہی لیکن یہہ قول ضعیف
ہی اور معمول نہین اب ل تعریف کی ادغام کا بیان ہی کہ اسکو کل
تمام قاری ادغام کرتی ہین اور ہمزہ کہ لام تعریف سی پہلی ہوتی
ہی اسکو ہمزہ وصلی کہتی ہین اور اسکو اول کلمہ کے
اسواسطی لاتی ہین کہ ابتدا کلمہ کی حرف متحرک چاہیی ساکن
نہین چاہیی اور وہ لام تعریف کا ان چودہ حرفون کے ادغام
ہوتا ہی اور وہ یہہ ہین ت ث د ذ ر ز س ش
ص ض ط ظ ل ن اور بیچ چودہ حرفون باقی کی ادغام
نہین ہوتا اور وی یہہ ہین ء ب ج ح خ ع غ
ف ق ک و م ہ ی اور الف اسمین داخل نہین کسواسطی
کہ الف ہر وقت اور ہر حالت مین ساکن ہوتا ہی اور اجتماع
ساکنین کا محال ہی اور مثال ان حرفون کی تمام قرآن مین ظاہر
ہی پس ایسی ادغام کہ تمام اوپر سی ذکر ہو چکا چلا آتا ہی نزدیک

تمام

تمام قاریون کی ہین اور باقی انکی سوای اور قاری ادغام کرتی
ہین اور امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہ قرارت اونکی اس ملک
مین بہت مروج ہی سوای ان ادغامون کی سب جگھہ اظہار کرتی
ہین مگر بیچ دو جگھہ کی ایک سورۂ اعراف مین یَلْهَثْ ذٰلِكَ
کی ثا ثین بیچ ذٰلک کی ادغام کرتی ہین مگر بیچ حالت
وصل کی اور جو وقف کرین کی تو ادغام نہین ہونیکا کسواسطی
یَلْهَثْ کی اوپر علامت وقف کی مطلق ہی اور دوسری
سورۂ ہود مین یٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا بی ارکب کی تین
بیچ میم معنا کی ادغام کرتی ہین اور اسواسطی ان دو جگھہ کی
سوای امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی تمام قاری ادغام کرتی
ہین چنانچہ ذال اذ کی تین بیچ چھہ حرفون کی ادغام ہوتی
ہین اور وی یہہ ہین ت ج د ز س ص مثال انکی
یہہ ہی اذ تبرّأ الذین اور اذ جاءکم اور اذ
دخلوا اور اذ زین اور اذ صرفنا اور اذ سمعتموا اور دال قد کی آٹھہ
حرفون مین ادغام ہوتی ہین اور وی یہہ ہین ج ذ ز

ما قبل اوسکا مفتوح ہووی اور واو ساکن ما قبل اوسکا
مفتوح ہووی یہہ دونون حرف لین ہین او سبب مد کا
ہمزہ ہوتا ہی یا ساکن ہوتا ہی اور بعضی قاری اللہ کی نام مین
تعظیم سی مد کرتی ہین اور رحمٰن مین بہی مد کرتی ہین اسواسطے
کہ مد کرنیمین تعظیم زیادہ تر حاصل ہوتی ہی لیکن معمول نہین ہی
اور ہمزہ کی جگہہ اسواسطی کرتی ہین کہ تا ہمزہ اپنی مخرج سی
خوب ادا ہووی اور سکون مین اسواسطی کہ تا خوب معلوم ہووی
کہ اس جگہہ اجتماع ساکنین کا ہی اور اس کی تئین بجای
حرکت مقرر کیا ہی پس جو ہمزہ بعد حروف مد کی آدی وہ مد
اوپر دو قسم کی ہی اول وہ کہ حرف مدہ اور ہمزہ ایک
کلمہ مین آوی اوسکی تئین مد متصل کہتی ہین مثال اوسکی یہہ
ہی جَآءَ اور سُوْٓءَ اور جِایْٓءَ دوسری وہ کہ حرف
مدہ اور ہمزہ دو کلمو مین آوین اوس مد کی تئین منفصل کہتی
ہین مثال اوسکی یہہ ہی مَآ اُنزِلَ اور قَالُوْٓا اِنْ ھِیَ اور
فِیْٓ اُمِّھَا اور لکہنی مین مد متصل کو سیاہی سی اور مد منفصل کو

سرخی سی لکھتے تاکہ ناواقف معلوم کر لی اور جو بعد حرف مد
کی حرف ساکن آ ری وہ بی اوپر دو قسم کی ہی ایک مد سکون
اصلی ہی اور دوسرا مد سکون عارضی ہی لیکن مد سکون اصلی
اوپر تین نوع کی ہی نوع پہلی وہ ہی کہ بیچ اوائل صورتونکی
اتا ہی حرفون ہجا مین مثال اونکی یہہ ہی الٓمٓ اور یٰسٓ
اور طٰسٓمٓ اور اس مد کی کیتین مد فواتح اور مد مشبع
اور مد حروف ہجا کہتے ہین اور بیچ اول سورۂ آل عمران
کی تمام قاری م الٓمٓ کیتین ساتہہ اللہ کی وصل کرتے ہین
اور م کیتین حرکت فتح کی دیتی ہین اور اوسکو بسبب التقای
ساکنین کی یای میم کی تین اوپر تین طرح کی جایز رکھا
اول قصر اور دوسری توسط اور تیسری طول نوع دوسری
وہ کہ ساکن اول حرف مد ہو اور دوسرا حرف ساکن مدغم
ہووی مثال وسکی یہہ ہی ولا الضّآلّین اور دآبّۃ اور
اتحآجّونی اور اس مد کی تین مد سکون مدغم ثانی سے کہتے
ہین نوع تیسری وہ ہی کہ حرف مد منقلب ہمزہ سی ہووی

اوس مد کی تئین مد منقلب اور مد مبدل ثانی بھی کہتے ہین مثال
اوسکی یہہ ہی آلآن کسواسطی کہ اصل اوسکی أألآن
تہا ہمزہ دوسری کی تئین الف سی بدل کیا ہی پس جب اجتماع
ساکنین کا ہوا اور پہلا ساکن حرف مدہ ہوا تو اوسوقت مد
موافق قاعدہ کی ہوا اور پہلی ہمزہ کتئین اسواسطی حذف
نہین کیا ہی کہ وہ ہمزہ استفہام کی ہی اور اسطرحکا مد تمام
قرانمین چہہ جگہ آیا ہی دو جگہہ ءآللّٰہ کرین سورۂ انعام
مین اور دو جگہہ آلآن سورۂ یونس مین اور دو جگہہ
ءآللّٰہ اذن سورۂ یونس اور دوسری سورۂ نمل مین اور
جانا چاہیئی کہ تمام قاریون نے اس ہمزہ کی پڑہنی مین تین
وجہہ اور بہی جایز رکہی ہی اور تسہیل لغت مین آسان اور
سہل کرنیکو کہتے ہین اور قاریون کی اصطلاح مین ہمزہ
کتئین درمیان ہمزہ کی اور الف کی یا درمیان ہمزہ اور واو
کی یا درمیان ہمزہ اور یا کی پڑہنی کو کہتے ہین پس جو ہمزہ
مفتوح ہووی اوسکو اسطورسی تسہیل کری کہ درمیان

ہمزہ کی اور الف کی ادا ہووی مثال أَعْجَمِيٌّ اور جو
ہمزہ مضموم ہووی اوسکو درمیان ہمزہ کی اور واو کی پڑھنا
چاہیئے مثال قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ اور جو ہمزہ مکسور ہووی
اوسکو درمیان ہمزہ کی اور یا کی پڑھتی ہین مثال قُلْ أَئِنَّكُمْ
اور اول باب سی تو یہانتک حروف مدہ کا مذکور تھا اب آگی
حروف لین کا مذکور شروع ہوا حروف لین کا بھی مد اوپر دو
طرحکی ہی اول مد وقفی ہی دوسرا مد غیر وقفی اور دونون
قسمونکی مد بسبب سکون کی ہی اسواسطی کہ مد بسبب اجتماع ساکنین
کی ہی ہمزہ کی سبب سی نہین اور اس مد کو تمام قاری کرتی ہین لیکن
ورش رحمۃ اللہ علیہ بسبب ہمزہ کی بھی مد کرتے ہین مثال
شَيْءٍ اور دَائِرَةُ السَّوْءِ اور ورش رحمۃ اللہ علیہ اسکی
تین دو طرح پڑھتی ہین مد طول اور مد توسط وقف کی حالت
مین اور وصل کی حالت مین بھی اور قراۃ اونکی اور بھی ہین
جو کوئی سبع سی معلوم کرے تو معلوم ہووی اور اس جگہ کچھ
ضرور بھی نہین کسواسطی کہ ان شہرونمین قراۃ امام عاصم رحمۃ اللہ

علیہ کی اکثر لوگ پڑھتی ہین نوع پہلا وہ ہی کہ سبب وقف
کی اجتماع ساکنین ہوتا ہی مثال ہی حذر الموت اور خیر
اور انمین بھی وہی دونو وجہ جایز ہین اور معمول ہین یعنے
مد طول اور مد توسط اور قصر کیتین بھی جایز رکھا ہی اور کچھہ
فرق نہین درمیان اوسکی کہ حرف ساکن دوسرا ہمزہ ہووے
مثال شیئ اور سوء یا سوای ہمزہ کی کوئی اور حرف ہووے
جیسا کہ اوپر گذر چکا نوع دوسرا مد غیر وقفی ہی کہ وہ مخصوص
ہی اوایل سور نون کی اور لفظ عین سے اور یہہ دو جگہہ سے
زیادہ نہین ایک سورۃ مریم کی اول کہیعص اور
دوسری سورۃ شوری کی اول حمعسق انمین بھی
وہی دو جگہہ جایز رکھی ہین یعنی مد طول اور مد متوسط مگر
پہلی وجہہ کیتین بہتر کہا ہی یعنی مد طول اب آگی بیان سے جاننا چاہیئے
مقدار مد کی موافق قراءۃ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی مد متصل
کو اور مد منفصل کو چار الف کھینچتے ہین اور معنا دم کرنا
مقدار الف کا اوپر سنی کی قاری ثقہ سی یا اوپر گنتی انگشتان

انگشت انگلی مین قوت ہی مثلا کہ واسطی ہر ایک الف کی ایک
دانگلی گنتین عقد کری لیکن آہستگی سی نہ ساتہہ جلدی کے
اور نہ ساتہہ آہستگی کی پس بیچ مد چار الفی کے چار
انگلیون کو عقد کری علیحدہ علیحدہ یا ایک انگلی گنتین چار
دفعہ عقد کری و علی ھذا القیاس مد متبع مین اور مد سکون
مدغمی مین اور مد منقلب مین سہ الفی او بیچ سکون وقفی کتین
بین بیش وجہ جایز رکہا ہی جیساکہ اوپر مذکور ہوچکے ہی طول
سہ الفی اور توسط دو الفی قصر ایک الفی ہی اور اسی طرح
ہی سکون وقفی حرف لین مین اور غین فواتح مین اور بعضون نی
کہا ہی کہ طول چار الفی اور توسط سہ الفی اور قصل پہلا اولی ہے
اور اب یہہ جاننا چاہیئے کہ اقسام مد مین قاریون کتین
اختلاف واقع ہوا ہی بعضون نی کہا ہی پندرہ ہین اور بعضون
نی بارہ کہی ہین اور بعضون نی دس کہی ہین اگر انکو تمام
بیان کیجئے تو طول عبارت ہوتا ہی اور کچہہ ضرور نہین اور
اسکو تمام بیان نکرنیکی دو سبب ہین اول یہہ کہ اس جگہہ طول

عبارت کا منظور نہین دوسری وہ کہ اسجگہ وہ قواعد
بیان کیے گئے ہین کہ ہر ادنی اور اعلی کی بہی فہم مین آجاوین بس تنبا
معلوم کیا چاہیے کہ سبب مدکی دو ہین اول وہ کہ حرف مدکی آگی
ہمزہ آوی خواہ ایک کلمہ مین خواہ دو کلمونمین اگر ایک کلمہ
مین آوی اوسکو مد اصلی متصل کہتے ہین کسواسطی کہ مدہ نفس
کلمہ مین ہی مثال جَآءَ اور جو دو کلمونمین آوی اوسکو مد منفصل
کہتی ہین مثال مَآ اُنْزِلَ تیسری مد مبدل ہی مثال مِنْ آمَنَ
اور یہہ مد خاص قراءۃ امام ورش رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور جو
مد سبب سکون کی ہو اوسکی بہی دو قسم ہین یا اصلی ہی یا
عارضی ہی مثال سکون اصلی کی یہہ ہی حٓمٓ عٓسٓقٓ اوسکو
سکون اصلی کہتے ہین اور اس مد کو مد فواتح اور مد مشبع اور
مد حروف ہجا بہی کہتے ہین دوسرے سکون عارضی کہ وقف
کی سبب سی ہوتا ہی جیسے تَعْلَمُونَ وَیَسْتَکْفُونَ اس مد کو
مد وقفی کہتے ہین اور جو اجتماع ساکنین کا ہووی اور بجای
حروف مدکی حرف لین کا ہووی اوس حرف لین کو بجای حرف

مد کی شمار کرتی ہین ور مد کرتی ہین جیسی کہ حذر الموت
اوسکو بہی مد تبعی کہتی ہین اور ایک مد منقلب ثانی ہوتا ہے
جیسی کہ الآن اور ایک مد مدغم ثانی ہوتا ہی جیسی الذکرین
اور ایک تعظیمی ہوتا ہی جیسی اللّٰہ اور رحمن مین کرتی
ہین اور سوا اس دو جگہہ کی اور جگہہ نہین

باب ساتوان

بیچ بیان ہای کنایہ کی کہ وہ ہای ضمیر واحد مذکر غایب مشہور
ہی اور وہ متصل مکسور کی یا مضموم کی آتی ہی مثال بِهٖ وَلَهٗ
وَعَلَیْهِ اور رَسُوْلَهٗ وَجَعَلَهٗ وَیَتَمَنَّوْهُ اور نزدیک
قاریون کی اعتبار پڑہنی کا ہی اور صورت لکہی ہوئی کا اعتبار
نہین کسواسطی کہ بہت چیزین ہین کہ لکہنی مین نہین آتی ہین جیسی اون
حرفونکا تلاوت مین کچہہ اعتبار نہین جیسی الف انا اور
اولئک اور اولات لیکن انکا فائدہ اور یہی وہ
دوسری جگہ بیان نہین ہوا ہی وقف کی باب مین کچہہ بیان کیا جایگا

انشاء الله تعالی اور بہت خبرین لکھنی مین نہین پڑھنی مین
آتی ہین جیسی داؤد اور یلوون اور یستوون سوائی
کنایہ بھی اسی قبیل سی ہی کہ اوسکی تئین صلہ کرتے ہین یعنی
ایک واو یا ایک ہی زیادہ کرتی ہین پڑھنی مین اور وصل مین
اور لکھنے مین اور وقف مین نہین پس جو ہای کنایہ کہ مضموم
ہووی یا مکسور ہووی اور ماقبل اور مابعد اوسکی حروف
متحرک ہووین تمام قاری وسی ہای کتئین صلہ کرتے ہین
مثال یہ کل اور لہ ذریۃ بہ ان یوصل اور سبحانہ
ان یکون لہ اور جو مابعد اوسکی ساکن آوی صلہ نہین کرتے
واسطی اجتماع ساکنین کے پس جب کہ صلہ نہوا مد بھی موقوف
ہوا مثال اللہ اور لہ اللہ اور جو ماقبل اور جو ماقبل اوسکا
ساکن ہووی اور مابعد متحرک تو بھی صلہ نہین مگر امام ابن کثیر
تمام قرآن مین اس ہای کتئین صلہ کرتے ہین مثال فیہ ایت
اور اللہ جمیعا اور ولن یتمنوہ ابدا اور حفص راوی
امام عاصم رحمۃ اللہ کی نی ایک جگہہ تمام قرآن مین متابعت امام

اکثیر کی ہی آخر سورہ فرقان کی فیہ مہانا اور جاننا چاہئی
کہ وان پیشکر دیر ضمہ لکھ سورہ زمر مین اسی قسم سی ہے
کسواسطی کہ اصل اوسکی یرضاہ تہا واسطی حرف
شرط کی الف لکہنا موقوف ہوا اور جو ماقبل اور مابعد
دو نون ساکن ہووین تو بی صلہ نہین ہوتا جیسکی مثال
اوسکی موجود ہی منہ الانہار اور منہ الماء اور
علیہ الموت مادلهم اور ہای یاشعب مانفقہ سے
سورہ ہود مین اور لئن لم تنتہ سورہ مریم مین اور لئن
تنتہ سورہ علق مین ضمیر نہین بلکہ اصل کلمہ کی ہی سواسطے
اونکو صلہ نہین کرتے

باب اٹہوان

بیچ بیان تفخیم اور ترقیق پڑہنے لام اور را کی یعنی تفخیم
کی کلان اور غلیظ پڑہنا ہی اور یعنی ترقیق سے کے تنک اور
چہوٹا پڑہنا ہی ب جاننا چاہیئے کہ تمام قاری لام اللہ
کہتین جو مابعد فتحہ اور یا ضمہ کی اوسی پر پڑہتے

ہین مثال قال اللہ اور رسول اللہ اور جو بعد
کسرہ کی آوی تو تمام قاری باریک پڑہتی ہین مثال
بسم اللہ مگر بتفصیل بہت سی چاہتی ہی پس جو
راے مفتوح ہووی یا مضموم ہووی پُر پڑہنا چاہئی
مثال ساکبہ اور ساسلہ اور جو مکسور ہووی اوس
راکو باریک پڑہتی ہین مثال رحلت الشتاء اور
جو رای ساکن ہووی تو اوسکی ماقبل کا اعتبار ہی جو حرکت ماقبل
کی فتح یا ضمہ ہووی تو پُر پڑہنا چاہیے مثال ءانذرتہم
اور یرسل رسولا اور جو ماقبل مکسور ہووی تو باریک
پڑہا چاہئے مثال ام لم تنذرہم مگر بیچ تین جگہہ
کے اول وہ کہ بعد رای ساکن کی کوئی حرف مستعلیہ
مین سی ووی تو پر پڑہی مثال قرطاس اور مرصد
اور فرقۃ کسرہ اسنطی کہ ماقبل یون چاہتا ہی کہ باریک
پڑہی اور حرف مستعلیہ چاہتا ہی کہ پُر پڑہی پس رجوع
طرف اصل کی کیا چاہیے کسرہ اسطی کہ اصل مین را پر ہے

اور حروف مستعلیہ مین سو اسطی شمار نہین کیا ہی کہ وہ سا تون حروف ہر حالت مین پُر پڑہی جاتی ہین اور پر پڑہنا راکی شرط پر موقوف ہی جسبکہ شرط پائی گئی تو پُر پڑہنا لازم ہوا اور حروف مستعلیہ اس قاعدہ مین تین سے زیادہ نہین آئی ہین ایک طؔ بیچ قرطاس کے اور دوسرا صؔ بیچ مرصاد کی اور تیسرا قؔ بیچ فرقۃٍ کی اور باقی چار حرفونکی مثال کہ ظ خ ض غ ہین نہین آئی ہی مگر کلام عرب مین آئی ہی چنانچہ کتابونمین لکھی ہوئی ہی مثال ارخاغنا اور ارضاع اور ضرغام اور مثال ظؔ کی کلام عرب مین بہی نہین پائی جاتی اور جاننا چاہیے کہ قاریون نے بیچ پُر پڑہنی فرقٍ کے اختلاف کیا ہی بعضون نے پر پڑہا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور بعضون نے لکھا ہی کہ باریک پڑہا چاہیے کسرہ واسطی کہ سبب باریک ہونیکا غالب ہی سو اسطی کہ را ساکن درمیان دو کسرونکے واقع ہوا ہی اور معمول اکثر لوگونکا پر پڑہنی کا ہی اور دوسری

یہہ کہ وہ کسرہ کہ ماقبل را ساکن کی آتا عارض ہووے
اوسکو بہی پر پڑہتے ہین اونکو عارضی وہ ہوتا ہی کہ کسی
وقت پڑہا جاتا ہی جیسی کسرہ ہمزہ وصلی کا ہی کہ وہ ابتدا کلمہ
کی ہوتا ہی اور جو وصل کیجئے تو موقوف ہوتا ہی مثال ارجع الیہم
اور ارجعی الی ربک اور ارجعون اور مثال وصل کی یہہ
یفرجون ارجع الیہم او مطمئنہ ارجعی او رب
ارجعون اور سبب پر پڑہنی کا وہ ہی کہ تو کسرہ عارض
مین اور کسرہ اصلی مین کچہہ فرق پایا جاوے اور دوسری
یہہ ہی کہ کسرہ عارضی چندان قوت نہین رکہتا اور اپنی ذات سی
مستقل نہین پس گویا کہ کسرہ نہین تیسری وجہہ وہ ہے
کہ وہ کسرہ منفصل ہووی یعنی کسرہ منفصل ہووے یعنی
کسرہ ایک کلمہ مین ہووی اور اوسکو بہی پر پڑہتی ہین اور مثال
اوسکی کسرہ عارضی مین بیان ہو چکی ہی جیسی الذی ارتضی
اور یہہ تمام مذکور کیا گیا ہی سوای وقف کی ہی اور جو
وقف ہووی تو اعتبار را کا نہین ہی بلکہ اعتبار حرکت ماقبل

ماقبل کا ہی اور بعضی قاریون سے نے اعتبار حرکت را ساکن
نہین معتبر رکہا ہی لیکن اسکو اعتبار نہین چنانچہ اسی
سبب سے بعضی قاریون سے نے بیچ پڑہنی مصر اور قطر کے
اختلاف کیا ہی مصر کتین پُر پڑہا ہی کہ را مصر کی مفتوح ہی
اور قطر کتین باریک پڑہا ہی کہ را قطر کی مکسور ہی اور جو
ماقبل را کا مفتوح یا مضموم ہووی او سکو پُر پڑہتی ہین
مثال وَالْقَمَرِ اور بِالنُّذُرِ اور جو مکسور ہوئی تو
باریک پڑہتی ہین مثال اِغْفِرْ اَنْتَ مُذَکِّرٌ اور جو ماقبل
او سکی ساکن ہووی تو او س ساکن کے ماقبل کا اعتبار کرتی
ہین اگر وہ حرکت ماقبل کی فتحہ یا ضمہ ہووی تو پُر پڑہیے
ہین مثال تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور
مَطْلَعِ الْفَجْرِ اور لَفِیْ خُسْرٍ اور جو ماقبل را کے ساکن ہووی
اور ماقبل او س ساکن کی مکسور ہووی تو باریک پڑہا
جاتا ہے جیسی سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ اور مَالَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ لیکن
او س جگہہ کہ ماقبل او سکا ساکن ہی اور وہ ساکن حرف

حرف یا ہووی اگرچہ حرف ماقبل کا مفتوح ہووے
اوسکو بہی باریک پڑہتی ہین جیسی کہ یہہ مثال موجود ہے
حَیْرٍ کسواسطی کہ ی حکم دو کسرو نکار کہتی ہی پس گویا
ا ماقبل اوسکا مکسور ہی ہے بوجہہ احسن باریک پڑہا چاہیئے
اور اکثر کتین تمام قاریون نی سینے باریک پڑہا ہی
اسواسطی اصل اوسکی یہی تہا واللہ اعلم ؁

باب نوان

بیچ بیان وقف کی اوپر آخر کلمہ کی اب معلوم کیا چاہئی کہ وقف
کہتے ہین ٹہرنی کو اور قطع کرینے نفس کو اوپر آخر کلمہ کی
اور جو ٹہری اور قطع نفس نکری اوسکی دو طریق ہین ایک
یہہ کہ تہوڑا سا ٹہری اور قطع نفس نکری اور نزدیک وصل
کی ہووی اوسکتین سکتہ کہتی ہین چنانچہ اس صورت کتین
کہ جسکو سکتہ کہتے ہین حفص راوی امام عاصم کوفی رحمتہ
اللہ علیہ کی سینے تمام قران مجید مین چار جگہہ پڑہا ہے

دو جگہہ بجای وقف کی اور دو جگہہ درمیان کلمون سے مگر
اون دونون جگہہ کہ بجای وقف کی سکتہ ہی حالت وصل کی
مین سکتہ پڑہا ہی حالت وقف کی نہین پڑہا بلکہ پورا وقف
کیا ہی کسواسطی کہ ایک جگہہ علامت وقف کی مطلق ہی اور
دوسری جگہہ م ہی پس یہہ دونو علامتین قوی ہین سو
اسواسطی وقف کی حالت مین سکتہ درست نہین ایک
اول سورۂ کہف مین ولم یجعل لہ عوجا ط سکتہ اور دوسرے
یس مین من مرقدنا سکتہ اور تیسری سورۂ قیمہ
مین وقیل من سکتہ راق اور چوتھی سورۂ
مطففین مین کلا بل سکتہ ران اور سوای ان چار دلت
سکتون سے کہ مذکور ہو چکی ہین چار سکتہ اور بی متاخرین
سی ثابت ہین اونکی تئین بہی پڑہا چاہیئے کسواسطی کہ وے
مقام اسطرح کی ہین کہ وہان فصل کرنا بہتر ہے ایک
اول اعراف کی دوسرے رکوع مین ربنا ظلمنا انفسنا
سکتہ وان لم تغفر لنا اور دوسرا آخر سورۂ اعراف

لی تیسوین رکوع مین اولم یتفکروا سکتہ ما بصاحبہم
اور تیسرا سورہ یوسف کی تیسری رکوع مین یوسف
اعرض عن ہذا سکتہ واستغفری لذنبک
اور چوتہا سورہ قصص کے تیسری رکوع مین قالتا لا
نسقی حتی یصدر الرعاء سکتہ وابونا شیخ کبیر
اور دوسری صورت وہ ہی کہ سکتہ سی زیادہ ٹہری
کہ نزدیک وقف کی ہووی اوسکتین وقفہ کہتے ہین اور
بعضی قاریون نین درمیان سکتہ اور وقفہ کی کچہہ فرق
نہین کیا ہی لیکن وقف اوپر تین نوع کی ہی اول سکون
اور یہی وقف مین اصل ہی کسواسطی کہ غرض وقف رکہنی
سی تخفیف نفس کے ہی اوپر قاری کے ساتھہ دور کرنی
حرکت کی کسواسطی کہ پڑہنی عبارت طول کی سی نفس قاری کا
تنگ ہوتا ہی اور یہہ غرض سکون سی خوب حاصل ہوتی
ہی اور یہہ بیچ اوس جگہہ کی ہی کہ حرف آخر یعنی حرف
پر ٹہرا ہی وہ متحرک ہووی اور حرکت اوس حرف کی فتحہ

فتحہ ہوگا یا ضمہ ہوگا یا کسرہ ہوگا یا وہ حرف مرفوع یا مجرور
ہوگا یا منصوب ہوگا پس جو مفتوح یا مضموم یا مکسور ہووی حرکت حرف
آخر کی بالکل ساقط کردیتی ہین مثال قبل اور یعلمون اور
ھٰؤلآءِ اور بیچ حالت نصب کی ایک فتحہ کو ساقط کرتے ہین
اور دوسری فتح کتین الف سی بدل کرتی ہین خواہ تنوین موصوف
ساتھہ الف کی ہووی مثال علیما اور خواہ نہووی مثل بناءً
اور نوع دوسری رَوم ہی مراد روم سی وہ ہی کہ حرف
آخر کتین حرکت دیتی ہین چھوٹی سی آواز سی کہ ایسی سستی یا
جو کوئی کہ بہت نزدیک قاری سی ہووی اور یہہ ضمہ اور کسرہ
مین اور رفع اور جر مین ہوتا ہی جیسی کہ من قبل اور ھٰؤلآء
اور علیم اور من نصیر اور فتح مین اور نصب مین جائز
نہین تمام قاریون کے نزدیک مثال کسب اور حلیاً لیکن
امام نحو کہ سیبویہ ہی بیچ تمام اعراب کے کتین جائز کہتی ہین
نوع تیسری اشمام ہی معنی اشمام کی وہ ہین کہ بعد آخر کلمہ کیتی
ساکن کرنیکی ساتھہ دونواں ہونٹون کی اشارت اسطرح

کرنی کہ دیکھنی والیکو معلوم ہو جاوی کہ یہہ حروف دراصل مضموم
ہی اور یہہ رفع اور ضمہ مین خاص ہے اور اعراب مین نہین جیسے
کہ مثال اوسکی موجود ہی نستعین اور غیضا ازرامکتین
اندہا نہین پاتا اور بہرا پاتا ہی اور روم برعکس اسکی ہی اور
جاننا چاہیئے کہ اشمام مطلق اوپر چار قسم کی ہی اول وہ کہ
بیان ہوچکا ہی دوسرا وہ ہی کہ ایک حرف کو دوسری حرف
مین خلط کردی جیساکہ صاد کتئین ساتھ زا کی خلط کری چنانچہ
امام خلف بیچ لفظ صراط کی اور امام حمزہ کہ ایک امام قراسبعہ
سی ہین اور امام کسائی بیچ اصدق کی اشمام کرتی ہین یعنی
صاد کی تئین ساتھ زا کی خلط کرتی ہین سیوم خلط کرنا حرکت
کا ساتھ حرکت کی ہی تہوڑا سا یعنی مقصد ضمہ پڑہنی کا کری
اور ساتھ کسرہ کی ادا کری مثال قیل اور غیض الماء
اور جیئ یہہ بہی امام کسائی اور ہشام کی قراۃ ہی اور امام
نافع کی اور ابن ذکوان کی نزدیک بیچ بعضی جگہہ کی ہی جیسی
کہ وحیل اور وسیق اور سیئی چوتہی پوشیدہ کرنی

ادن

حرکت کی تبیین بسبب ابہام کہی ہین سطر سے نیچے ہی کہ حرکت خوب معلوم
ہووے مگر اختصار سے باقی رہی جیسی لفظ لکن رمز بہ وقف کی
جو شیخ سجاوندی نے لکہی ہین چہہ ہین [illegible] ذ [illegible]
اب معلوم کیا چاہیے کہ میم علامت وقف لازم کی ہی یعنی
اسی جگہہ وصل کرے معنی فاسد ہوتی ہین اور بعض [illegible]
ہی کہ خوف کفر کا ہی اور طا علامت وقف مطلق کی ہی یعنی
مفید کسی جواز اور رخصت [illegible] کی نہین اور یہہ
وقف اوسجگہ ہوتا ہی کہ کلام آخر ہوتا ہی کہ قطع کرنا اوسجگہ بہتر ہی
اور صواب ہی اور جو وصل کرے تو معنی فاسد نہین ہوتی اور ج
عبارت اوسکی ہی کہ اوس جگہہ ٹہرنا جایز ہی اور جو وصل کرے
تو بہی جایز ہی لیکن ٹہرنا اولی تر ہی اور ز علامت وہ ہی کہ
اوسمین بہی دونون صورت جایز ہین لیکن وصل اولی
ہی اور ص علامت مرخص کی ہی کہ جو تنگی نفس کے واقع ہووے
وقف چاہیے کرنا اور جو تنگی نفس کے نہووے تو وصل ہی بہتر ہی
اور لا علامت وہ ہی کہ اوس جگہہ وصل ہی بہتر ہی اور جو [illegible]

نکلی نفس کے اوس جگہہ وقف کری تو پہر اعادہ اوس کلمہ کا کری
کلمہ دوسرے سی کہ اگلی اوسکی ہی وصل کری اور آیتہ اور لا
ہووی تو بہی وصل کری لیکن جو وقف کری تو پہر حاجت اعادہ
کی اور وصل کے نہین اور جاننا چاہی کہ صورت جزم کی کہ سرخی
سے لکہتی ہین وہ علامت آیتہ کی ہی کہ جو فقط وہی تنہا علامت
ہی تو وقف کیا جاوی ئیہ کسواسطی کہ آیتہ سی مراد یہ ہی کہ ایک
کلام دوسری کلام سی قطع ہوئی اور جو اوس علامت کی ساتھ
کوئی اور علامت لزوم سی یا جواز سی یا سوا اسکی نکلی ہوئیس
یہہ آیتہ تابع اوس علامت دوسری کی ہی وقف رکہنی مین
اور نرکہنی مین اور نرکہنی مین اور ایک یہہ بات اور معلوم ہے
چاہئی کہ ایک جگہہ علامت لا کی ہووی اور ایک جگہہ کچہ نہین
اور حکم دونون جگہہ کا یہہ ہی کہ وقف نکریں پس اون دونوں مین
فرق کیا ہو جواب اوسکا یہہ ہی کہ جس جگہہ کہ علامت لا
کی ہوئی اوس جگہہ کسی نوع سی وقف کرنا جایز نہین اور اوس
جگہہ کہ کچہہ نہین جسوقت کہ نفس تنگی کری تو اوسوقت واسطی

بقراری نفس کے وقف اور اعادہ کرکے وصل اگلے کلمہ سے کرے
اور جاننا چاہیے کہ متاخرین سے وقفوں کی سات رمزیں انسے اور
زیادہ کی ہیں وہ یہہ ہیں ق قف ز وقفہ قلا صل صلے ک
پس اب تفصیل انکی علیحدہ علیحدہ معلوم کر لیا چاہیے ق
علامت وہ ہے کہ بعضے قاری وقف کیا ہے لیکن کہا ہے کہ وصل
اولی ہے اور جس جگہہ قف ہو وہی علامت سکتہ کی ہے اور اکثر
قاریوں نے صورت سکتہ کی لکھتے ہیں اور معنی سکتہ کی اوپر بیان
ہو چکی ہیں لیکن اکثر قاریوں نے صورت قف کی لکھتے ہیں اور
اس جگہہ مراد نزدیک متقدمین کی وقفہ ہے لیکن متاخرین سے
نزدیک قف بجای خود علامت دوسری ہے پس اس
حساب سے آٹھہ علامت ہوتی ہیں اور قف یہ بلی اور وقفہ
نیز اولی ہے اور قلا سے مراد وہ ہے کہ بعضوں نے کہا ہے
کہ وقف نہیں اور صل علامت وہ ہے جو چاہے وقف بھی کرے
اور صلے علامت وہ ہے کہ وصل اس جگہ اولی ہے اور ک علامت
وہ ہے کہ جس جگہہ علامت ک کی ہو وہی تو اوس سے یہہ

معلوم ہوجاوے کہ اس سبب سے جو اوپر علامت ہوچکی ہی وہی اسکا حکم ہی یعنی جو علامت مطلق کی اوپر ہوچکی ہی تو اوس جگہہ بہی حکم مطلق کا ہی اور جو علامت جایز کی ہوچکی ہی تو اوس جگہہ بہی حکم جایز کا ہی اور جو کوئی علامت اوپر ہوچکی ہی تو اوس جگہہ اوسیکا حکم ہوگا اور بعضی رمزین اور سوا اِسکے ہین وقف سے کچہہ علاقہ نہین رکہنا لیکن کچہہ اور فائدہ ہی اور بیچ قرآنون کے لکہتی ہین وہ فائدہ یہہ ہی کہ مختلف ہونا اور متفق ہونا اور علیحدہ علیحدہ ہونا کوفیون اور بصریون کا اور مکیون کا اور مدنیون کا اور شامیون کا بیچ آیات کی اون علامتون سے معلوم ہوجاویگا وہ علامتیں یہہ ہین ھ خ ف ع ب ت لب پس اب جاننا چاہیئے کہ کوفیون میں اور بصریون مین بعضی صورتون مین بیچ عدد آیات کی اسبب مین اختلاف واقع ہوا ہی جو دونون اسمین متفق ہووین تو ہر پانچ آیت پر علامت ھ لکہتی ہین اور ہر دس آیت پر علامت ع کی لکہتی ہین اور جو کوفیون اور بصریون مین اختلاف واقع ہووی تو واسطی کوفیونکی

بھی دونو رمزین ھ اور ہ سے لکھتے ہین اور واسطی بصریون کے
ہر پانچ آیت پر خب لکھتے ہین اور ہر دس آیت پر عب لکھتے
ہین تا فرق دونو نمبرون کا معلوم ہووی اور تب علامت وہ
ہی کہ بصریونکی نزدیک سر آیت کا ہی اور کب علامت وہ
ہی کہ کوفیون کی نزدیک آیت ہی اور بصریون نزدیک آیت
نہین اور جس جگہ علامت مک لکھتے ہین وہ علامت آیت
مکیون کی ہی اور جس جگہ علامت مد ہووی وہ علامت آیت
مدنیون کی ہی اور جس جگہہ علامت شا لکھتے ہین وہ علامت
شامیونکی ہی اور جاننا چاہئے کہ بعضی نزدیک اونکے صورت ع
کی اوپر کی لکھتے ہین یعنی کتنی اصل مین لکھتے ہین اور
ع کتنی حاشیہ پر سفید جگہہ لکھتے ہین اور کبھی اصل
مین بھی لکھتے ہین لیکن یہی عبارت عشر سی ہی جیسا کہ ہر پانچ
آیت پر ہ لکھتے ہین اور جس جگہہ کہ یہی ہر کی وہ علامت
ع کی سرکی کہ اوپر ہو چکی ہی نہوگی اور ع عبارت رکوع
سے ہی یعنی اس جگہہ کلام اور قصہ تمام ہوتا ہی اور حاشیہ

رکوع کی وہ ہی کہ وقت پڑھنے ہزاسراں کی نماز مین اونکی وہ ہا
تہ اس جگہہ پہونچی کی رکوع مین چاہدی ورنہ اکثر بزرگ کہتی ہین
کہ جو کوئی چاہی کہ بیچ تیس رات رمضان شریف کی قران مجید
بیتین اوپر طریق سنت کی ختم کری تو چاہئی کہ ہر روز بیس رکعات
تراویح پڑہی اور ہر رکعت مین ایک ایک رکوع پڑہی زیادہ
نہ پڑہی تو تیس رات مین قران مجید پورا ہوتا ہی چنانچہ استاد
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سی سنا ہی اور کتاب مین بہی لکہا دیکہا ہی کہ
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سی نقل ہی کہ اوس
جناب پاک نی یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نی اسطرح
فرمایا ہی واللہ اعلم بالصواب

باب دسوان

بیچ بیان ساتون قاریون کے اور راویون اونکے سے
اور رمزون اونکی سے اب ایک ایک قاری کی اور راویون
اوسکی کے رمز اور نام اون حرفون سے معلوم ہو جاوین

ابج ا رمز امام نافع مدنی کے ہی اور ب رمز قالون راوی
اول امام نافع کی اور ج رمز ورش راوی دوسری کی ہی اور
دھز د رمز امام ابن کثیر مکی کے ہی اور ھ رمز بزی راوی اول
امام ابن کثیر کے ہی اور ز رمز قنبل راوی دوسری کی ہی
حطی ح رمز امام ابو عمرو بصری کی ہی اور ط رمز دوری
راوی اول امام ابو عمرو کی ہی اور ی رمز سوسی راوی دوسرے
کی ہی کلمن ک رمز امام ابن عامر شامی کی ہی اور ل رمز ہشام
راوی اول ابن عامر کی ہی اور م رمز ابن ذکوان راوی دوسرے
کی ہی نصع ن رمز امام عاصم کوفی کی ہی اور ص رمز ابوبکر
راوی اول امام عاصم کی ہی اور ع رمز حفص راوی دوسرے
کی ہی فضق ف رمز امام حمزہ کوفی کی ہی اور ض رمز خلف
راوی اول امام حمزہ کی ہی اور ق رمز امام خلاد راوی دوسرے
کی ہی رست ر رمز امام کسائی کوفی کی ہی اور س رمز ابو
الحارث راوی اول امام کسائی کی ہی اور ت رمز دوری
راوی دوسرے کی ہی پس اب یہہ نام سنو ان قاریوں سے

اور راویون اونکے سے اور رمزین اونکی کہ قرارت اونکی متواتر
چلی آتی ہین اور منکر ایک قرارت کا ان ساتون مین سے کافر
ہوتا ہی ہو چکی اور سوای ان ساتون قاریون کی تین قاری
اور بہی ہین اونکو ملاکر دس قاری مشہور ہین اور قرارت عشرہ
مراد ان سب سے ہی اب اس جگہہ اونکی بہی نام اور راویون اونکے
سے اور رمزین اونکی لکہی جاتی ہین اول ثذ خ ف رمز امام ابو
جعفر مدنی کی ہی اور ذ رمز ابن جماز راوی اول امام ابوجعفر کی
ہی اور خ رمز ابن وردان راوی دوسرے کی ہی دوسرے
حافظ ظ رمز امام یعقوب بصری کی ہی اور غ رمز رویس
راوی اول امام یعقوب کی ہی اور ش رمز روح راوی دوسرے
کی ہی اور ف رمز امام خلف کی ہی جو بصری ہین اور دونون راوی
اونکے سے کوئی رمز مقرر نہین کسواسطی کہ تمام حروف ہجی
اٹہائیس ہین وی سب پورے ہو چکی مگر وہ دونون راوی
اپنی نام سہی سے مشہور ہین اول اسحق ہین اور دوسرے
ادریس ہین یہہ دونون شاگرد امام خلف کی ہین بس یہا ختم

نام اور رمزین قراء سبع کی اور قراء عشرہ کی تمام ہوئین اب
اس سے آگی اپنی عجز اور نادانستگی کا اظہار ہی کہ اس رسالہ
مین وہ قواعد لکھے ہین جو نہایت مشہور ہین اور ہر قران خوان
کے تئین معلوم ہین تو شائقین بزرگون سے یہ توقع لایق و دید ہے
کہ جو ملاحظہ اس رسالہ کا فرماوین تو کمال زیادتی کا اس فقیر پر
نفرماوین اور نکتہ چینی اس بات کی بیہودہ ہے کہ ان قواعد کی تئین
لکھنے کی کیا حاجت تھی کس واسطی کہ یہہ قواعد مشہور ہین بلکہ یہہ
خیال فرماوین کہ واسطی مبتدیون کی یہہ سعی ہے دوسرے
اور سہو و خطا اس فقیر کی پر مشقت اوٹھائی ہی کہ جو کمال
توجہ کا مستحق نامزد ہو بہ ہمہ مرکا واللہ المستعان وباللہ التوفیق

تمام شد رسالہ مختصر النحو تصنیف
و تالیف قاری [illegible]
ادام اللہ تعالی در سنہ ۱۲۴۵ ہجری

تمت

تم تم